جلد ۱۰ | بمبئی ۔ دوشنبہ ۲۲ ذی الحجۃ الحرام سنہ ۱۳۲۲ھ مطابق ۲۷ فروری سنہ ۱۹۰۵ء | نمبر ۸

مقدمۃ الجیش

مشن ٹھہر کر چلی

برٹش مشن کابل کو اس زور شور اور سنسنی کے ساتھ پہنچی تھی کہ گویا روسی بھیڑ کے اندر اندر سب کچھ کر کرا کے اپنے ٹھکانے پر آرام سے پاؤں پھیلا کے کچھ دن خرانٹے لیگی مگر افسوس وہی ہوا کہ جس کا کھٹکا تھا۔ سردار حبیب اللہ خان بہادر آج ہی گئے چلے ہی گئے اور ابھی ہماری بہادر مشن وہیں ٹھٹکی ہوئی گس میں پڑی ہے۔ یہ کس نے سچ کہا ہے کہ آدمی بادشاہ ... بیعت بادشاہ کو کوئی اثر نہ رہا۔ یہ وہم ہوگا کہ کابلی کھلاڑی نے کوئی اڑنگا مار کر بے سوچے ہمیں یہ بات نہیں قدرتی طور پر ایسا سبب واقع ہو گیا کہ برٹش مشن ٹھہر کر چلی یعنی سردی کی بڑی بڑی سلطنین راستہ میں پڑ گئیں اور سلسلہ کردیا ...

بیل کا بیل

روسی بدقسمتی کو تو ملاحظہ کیجیے کہ خود اسی شہر میں بیل کا بیل بن گیا۔ جھگڑا افغانی تھا مگر شامت اعمال ماسکو اور گرفت ... کا معاملہ ہو گیا۔ ایک پیٹرسبرگ کے کارخانہ کے مزدوروں نے اس بنا پر کام بند کیا کہ کام کی مزدوری بڑھائی جائے اور کام کا وقت گھٹایا جائے۔ اوس کارخانہ دار نے گورنمنٹ کے ذریعہ مزدوروں کی گوشمالی کرانی شروع کی۔ پولیس جو اونکو ڈرانے کو ادس پر تعینات تھا آپ کی طرح بغاوت پھوٹ پڑی۔ اور یہ بغاوت برقی اثر کی طرح پھیل گئی۔ نتیجہ دو دو جھگڑا ہونے لگا۔ تمام کارخانجات کے مزدوروں نے ایک دوسرے کو سہارا دیا۔ گورنمنٹ کو یہ ضد ہو گئی کہ یہ غول بیابانی ہمارے جاہ و جلال کا لوہا نہ مانے تو ہماری ہیٹی ہو جائیگی۔

مبارک ہو مبارک ہو مبارک

لوگ یہ نہ سمجھیں کہ پچھاوڑ میں ہی خوشامد کا مادہ حلول کر گیا ہے۔ اور چہرہ شاہی وصول کرنے کی غرض سے مبارکباد کی صدا لگا رہے ہیں۔ اجی حضرت اینجانب کو تو خوشامد کی ہوا بھی نہیں لگی ہے۔ مگر بات یہ ہے کہ قاضی عبد الکریم صاحب مالک مطبع فتح الکریمی کی قومی خیر خواہی کا بمبئی بھر میں ڈنکا بج رہا ہے۔ ایسی حالت میں تو ہمارا فرض ہے کہ اونکی ہر خوشی پر دلی مسرت ظاہر کریں۔ تاکہ لوگوں کو ظاہر ہو جائے کہ ہمیں خیر خواہی کس قدر وقعت کی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔ قاضی صاحب کی دختر نیک اختر کی شادی واقع ہے ہم مسرت نہ ظاہر کریں یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میرے تمنا ہے ... دیکھو نہ ... پیر ... بہت ہی مبارک ہو ...

زار کو نہ چچا ستاوین

گرانڈ ڈیوک سرجیس کا چچا گرانڈ ڈیوک رعایا کے حق میں بڑا موذی اور سفاک تہا۔ وہ یہ سمجہتا تہا کہ رعایا کوئی چیز ہی نہیں ہے۔ جب جی چاہین گے اونگلی دکہا کے رعایا کو نچاوینگے۔ زار روس رعایا کے مطالبوں کی طرف متوجہ ہو چلا تہا۔ چچا نے سمجہایا کہ بہتیجے کیا غضب کرتے ہو اگر ذرا بہی ڈہیلے پڑے تو رعایا سر چڑہ جائیگی اور پہر تمکو انگلی کا ناچ نچائیگی۔ زار نے بہی اسکی صلاح کو مصلحت سمجہا اور پہر ماسکو کی طرح اینٹہ گیا۔ رعایا نے جو دیکہا کہ زار پہر پتے پر سے اوکہڑ گیا۔ تو اوسنے اصل سبب معلوم کرنا چاہا کہ کون لبس کی لگا بنٹہ ہے۔ تو معلوم ہوا کہ گرانڈ ڈیوک زار روس کو پیر پٹی کاتا ہے اسلئے یہ مناسب جانا کہ پہلے اسی کا کہو چڑا کہو دینا چاہئے۔ چند آدمی مونکل بکمر اوسکی تاک مین لگ گئے۔ چوہندہ یا بندہ آخر ایک روز جتے چڑہ گیا۔ ایک روز چچا جان بہتیجے جان کے خاص آرڈر کی تعمیل کو جنگی گاڑی مین جاتے تہے۔ ایک گاڑی پیچہے لگ گئی۔ اوسمین دو جوان سوار تہے۔ جب ذرا تنہائی کا موقع دیکہا تو خدائی قہر کا گولا (ڈائنامیٹ) گرانڈ ڈیوک کی گاڑی پر مار دیا۔ گاڑی کے پرچے اوڑ گئے۔ گہوڑے نشان الگ ہی تڑپنے لگے۔ سائیس الگ لوٹنے لگا۔ اور گرانڈ ڈیوک کے تو ایسے چیتہڑے بکہرے گویا پسندوں کا قیمہ ہوگیا۔ کاریگروں کی جلد بازی سے اگہائی گر [illegible] ایک کاریگر کو بہی کروڑی خوشبو آسمانی بخشش کا نمونہ دکہا دیا۔ ڈائنامیٹ اندازہ سے زیادہ تیز ہوگیا تہا۔ ڈیوک کا [illegible] بہانا کی [illegible] اوجہ [illegible] اسکو ایک

قاتل بہی سخت زخمی ہوگیا

دوسرا اسکو ساتہا لینے میں رہ و نگر تار کر لیا گیا۔ اوسکے بعد اور بہی کئی طالب علم پولیس نے پہانس لئے کیونکہ چند چار روز پیشتر اعلان کے ذریعہ سے انہوں نے بلوائیوں کو گرانڈ ڈیوک سے کے قتل پر آمادہ کیا تہا۔ خیر یہ تو جو کچہ ہونا تہا ہوگیا۔ زار روس کو اب اپنی فکر پڑگئی ہے۔ پہلے تو وہ گتانے مین تنہات سے دن گذار رہا تہا۔ مگر اب تو وہ چوہے کا بل ڈہونڈہ رہے لگا۔ پہلے تو زار نے سوشت دل کیے ایک ڈیپوٹیشن کی درخواست ملاقات پر بلیح راضی ہوا تہا کہ صرف دو تین آدمی درخواست لیکر آوین اور اسیوقت جواب لے لین۔ لیکن اب اوس نے صاف کہدیا کہ زنہار کوئی اودہر رخ نکرے یا بدولت ایک آدمی تو کیا آدہے آدمی سے بہی ملاقات کرنی نہین چاہتے۔ بلوائیوں کی سرکوبی مین فوج معروف ہے۔ مگر یہ حال ہو رہا ہے کہ جیسے بادل پہیلا ہو مکان کی مرمت ایک طرف سے کیجائے تو دوسری طرف کا کونا جہڑ پڑتا ہے۔ یہی بغاوت کا حال ہے کہ ایک مقام کی فرو ہوتی ہے تو دوسرے مقام مین دہما چوکڑی مچنے لگی۔ سب سے زیادہ ماسکو کی رعایا بگڑی ہوئی ہے۔ کیونکہ وہان کارخانے بہت ہین۔ اور فوج نے قتل عام بہی دل کہول کے کیا ہے۔ مگر بغاوت کی یہی گرما گرمی رہی تو بلوائیوں کی طرف سے یہ سخت اندیشہ ہے کہ کہین زار روس کو چچا نہ بنا دین۔ غضب تو یہ ہے کہ چچا کے قتل ہوجانے سے اسکو بہی ضد چڑہ گئی ہے کہ ساری رعایا چاہے برباد ہوجائے مگر ایک نہ سنی جائیگی یہ معلوم ہی نہین کہ اسکا انجام سلطنت

ہار مانی جہگڑا جیتا

پچہلے ہفتہ روس جاپان کی لڑائیوں سے جنگ مین [illegible] دو چار ہی روز ہونا مین چولین شیلی ہولین۔ جاپان کو وہ دہان پان سمجہتا تہا اوسکا ٹینٹوا دبوچ [illegible] روسکو یون دکہا دیا کہ آسمان آنکہون مین ہے دکہائی دینا وہ دیکہو چہوٹا ٹکوہ ہے اعد بڑائی دیتا ہے روس پر دو طرفہ ایسی مار پڑی کہ اوسکی سٹی گم ہوگئی۔ فرعون بے سامان ہوکر ترکی سلطنت اور برٹش گورنمنٹ کے پیچہے پڑا تہا۔ کبہی اسکو سنکار دیا کبہی اوسکو ابہار دیا۔ غرض ہر سال جنجال مین پہنسا رکہا۔ اسے چچا کو اسکے دلی کا بہاؤ معلوم ہوا ہوگا۔ مگر رعایا نے بگڑکر اوسکو چچا ہی کا ٹہکانے لگا دیا۔ اس واقعہ نے بہتیجے کی ایسی کر توڑ دی کہ ہار مانی جہگڑا جیتا کہہ بیٹہہ گیا ہے۔ مگر ان شرطون کے ساتہ (۱) کوریا جاپان کا سرپرست مانا جائیگا (۲) جزیرہ لیاؤ تونگ جاپان کو بخش دیا جائیگا (۳) ولاڈیواسٹک مین کوئی جنگی جہاز رکہنے نہین پائیگا مگر سب کے لئے وقف کر دیا جائیگا۔ (۴) روسی چینی ایسٹرن ریلوے سے اپنا کوئی خاص تعلق نہین رکہا جائے گا مساوات پانچ بہائی برادری کے انتظام کے تحت کسی کی ملکیت نہین منافع ایکس مین بانٹ لیا جائین۔ (۵) جزیرہ سخالین [illegible] سے جنوب مین جسقدر زمین ہے سب جاپان کو واپس دیدیجائیگی یہ سب کچہ منظور ہے۔ مگر تاوان جنگ کا خرچہ دینا منظور نہین۔ چاہے اینٹ کا گہر مٹی ہو جائے۔ کیونکہ تاوان بیچ چڑا دیا تو پہر ہم بہی کی ٹکٹ لگے پڑ جائیگی۔ علاوہ ازین رقم کے تو یہان لالے پڑے ہین جب رقم خزانے سے نکالنی پڑیگی تو وہ جنگ مین ہی نہ صرف کیجائے۔

لارڈ کرزن کی نامرادی

خیرخواہ ہند حضور لارڈ کرزن بہادر جب پہلی کی پہلی مدت ختم ہونے پر ولایت تشریف لیگئے تو سب سے بڑا ارمان اونکے دل میں یہی رہگیا تھا کہ افغانستان کو پولٹیکل ایجنسی میں لا سکیں یہ خواہش تھی اوسکے لئے وقت نہ ملسکا مگر جب مدت وایسرائی میں اضافہ ہوا تو یہ نیت کرلی کہ اب ہندوستان میں قدم رکھتے ہی سب سے پہلے یہی کام کیا جائیگا کہ گورنمنٹ افغانستان سے سلسلہ جنبانی کرکے مدت سے دلمیں سمائی ہوئے ارادہ کو پورا کریں۔ چونکہ لارڈ صاحب ہیں دھن کے پکے اسلئے ابھی سستانے بھی نہیں پائے تھے کہ مشن تیار کرکے کابل روانہ کردیا مگر افسوس لارڈ صاحب کو یہ خبر ہی نہ تھی کہ ع زہر جائی مرکب توان تاختن۔ وہ تو یہ سمجھے تھے کہ جس آسانی کے ساتھ تبت کے مشن میں مجھے کامیابی حاصل ہوئی تھی اوسیطرح اس مشن کا نتیجہ بھی میرے حسب منشا ہوگا اور گورنمنٹ ہند کی نظروں میں میری کوئی توقیر نہ ہو مگر گورنمنٹ میں تو سرخروئی حاصل ہوجائیگی اور میں حیثیت وایسرائے ہند تاریخ کے صفحوں میں یادگار تذکرہ ہونگا۔ مگر یہ کیا جانتے تھے کہ جا بیا تو بڑی ٹکروں سے دیتے بہائی ہوئی وقعت ہیں جو کچھ وقعت حاصل ہوئی ہے وہ بھی ڈوبی جائیگا۔ لیکن اب جو کابل سے سابقہ پڑا اور سیدھی چالوں کا رنگ معلوم ہوا تو حقیقت منکشف ہوئی کہ بے سوچے سمجھے یہ کیا سوجھی تھی۔

بھڑ کے چھتے کو چھیڑ دیا

اب کسیطرح سمجھا بجھا چھتا نہیں چھیڑ دیکتا یہ سمجھے تھے کہ ہم اس ترکیب سے اپنے مطالبات پیش کرینگے کہ امیر صاحب پیچ تاب کھاکر رہ جائینگے اور کسیطرح اونکی یہ ہمت نہ ہوگی کہ کچھ بھی چیں بجبیں کرسکیں مگر واہ رے امیر صاحب انکار تو انکے ایک مطالبہ سے نہیں کیا مگر ایسے اڑنگے ڈالدیئے کہ لارڈ صاحب منہ دیکھتے ہی رہگئے۔ اور اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ ہر طرف سے مخالفت کی بوچھاڑ ہونے لگی۔ غریب ہندوستانی تو ہیں ہی کس شمار میں وہ چیخ پکار کے خود بخود چپ ہورہتے مگر غضب تو یہ ہوا کہ انگریز بہادر بھی لارڈ صاحب کی اس خلاف مصلحت کارروائی پر جھلے کر رہے ہیں کہ انکو یہ کیا سوجھی کہ سوئے ہوئے شیر کو جگادیا۔ سارے انگلنڈ میں شور مچا ہوا ہے کہ اب اس بھڑکے ہوئے شیر کو کیسے منائیں اس میں تو کوئی شک نہیں کہ اگر حضور لارڈ کرزن اپنی کارروائی پر خاک اوڑا کے اپنے مطالبات کو واپس لے لیں تو ممکن ہے کہ امیر صاحب بھی چپ ہورہیں کہ خیر بھئی نہ آپ ہماری مانیں نہ ہم آپ کی بس چھٹی ہوگئی۔ مگر لارڈ صاحب کو یہ کیوں گوارا ہوسکتا ہے کہ اونکی بات نیچی ہوجائے اور ایک مدت سے دل میں جس آرزو نے گھر کرلیا تھا وہ پوری نہ ہونے پائے۔ اور اعلےٰ مدبری کا سارے زمانہ میں سکہ جما ہوا ہے اوس میں بھی خلل واقع ہو۔

[illegible] جاپان [illegible] پشیمانی

روس بہادر جنگ جاپان میں قرن مبتلا کیا تھی سب کا یہی خیال تھا کہ تری پر شکس پر اوچھل رہے ہیں مگر جب روس کی دریا موج فوج دے دے کر گی تو وہی چار روز میں چین پر لجائینگے۔ زار روس کو بھی یہی خیال تھا اور اسی بنا پر سوچ سمجھے جاپانیوں کا سیشن دیکھتے ہی لڑائی کی ٹھان لی۔ وہ تو یہ سمجھا تھا کہ یورپ میں طاقتوں کو جہان دیگر سیکنڈ یا کو داخل دفتر کردیا اب تو وسیع سلطنت کے لئے کوئی فکر صرف جائے پھر اس خاصہ مرقد کو کیوں ہاتھ سے جانے دیں خدا نے چاہا تو دو چار مہینے میں جاپان بھی اپنا ہی ہے۔ مگر واہ رے بہادر جاپانیو! تمہاری قومی جوش کی کا اوبال نہ تھا جو فوراً فرو ہوجاتا۔ ذاتی ہمت اور شجاعت نے اس جوش میں قیام پیدا کیا کہ وہ اسکا یہ نتیجہ ہوا کہ دنیا کی ایک بڑی سلطنت تمہارے آگے ناک رگڑنے کو تیار ہوگئی۔ مگر شرمندگی ہمیشہ دامن پکڑتی ہے۔ دل تو یہی چاہتا کہ صلح کرکے کسی طرح اس جھمیلے سے چھوٹ جائیں مگر غیرت گوارا نہیں کرتی کہ ذرا سی سلطنت سے ہار مانکر صلح کی درخواست کریں۔ آپس ہی میں کھچڑیاں پک رہی ہیں اور شرائط صلح پر غور ہورہا ہے۔ کئی مقامات وہ جاپان کو دینے پر راضی ہیں مگر جاپان بھی اب انہیں اچھی طرح ستانا چاہتا ہے وہ لڑائی کے تمام مصارف روس سے لوگلا کے پیچھا چھوڑیگا۔

ہائے میرے ہاتھیا

روس کے کسی پولیس کمشنر صاحبون نے اس مضمون کا اعلان
شایع کر دیا ہے کہ روس کو جنگ کی مصیبت میں برٹش نے
پھنسایا ہے۔ اسی لئے جاپان کو وہ بہانہ ہے اور یہی پالیسی
کو چلا رہی ہے۔ روسی سپاہ اس اعلان سے مشتعل
ہوئی۔ اور چند کمندہ افسرون نے یہ سوچا کہ ہزارون روسی
جوان جو جاپان کی نذر ہوئے ہیں اسکا بدلہ برٹش سے لینا
چاہئے۔ مگر ان بدنصیبون سے لڑائی کر نہیں سکتے یہ علاقہ میں جو برٹش
ہانس میں اور جو جہان برٹش ہے کر لینا چاہئے۔ سینٹ پیٹرسبرگ
کا سفیر تو پہلے ہی ہوشیار ہو گیا تہا اور ہی تو لاچار
کریلا گر ولر ساکا برٹش ایلچی بیچارا بہولا بہالا تہا۔ کہ ہمارے جیب
ہم قصور ہی نہیں تو اسے کیا خطرہ ہے۔ وہ معمولی
پر آزادی کے ساتہہ باہر آیا جاتا تہا۔ ایک روز گہوڑے پر
سوار جلا جاتا تہا۔ دفعتاً ایک روسی لشکری سے سامنا
ہو گیا۔ جہٹ اوس نے تلوار کھینچ وار کر ڈالا۔ مگر ایلچی بہادر جوانی
دا دون پیچ میں اوستاد تہا۔ اوسی اس صفائی کے ساتھ
بیٹھا رہا کہ تلوار زین پر پڑی۔ برٹش ایلچی کے پاس سوائے
بید کے کوئی اوزار نہ تہا نہیں صرف گہوڑے کی سینہ زوری سے
ایک کوڑا تہا۔ ایلچی نے اوسی کوڑے سے روسی لشکری کی
ایسی خبر لی کہ توبہ ہے۔ دستے تڑاتڑ دیئے ہزار ہٹ وہ بھاگیں
اور پیچھا کیا کہ روسی لشکری لیلا
کہ تلوار ولوار سب دہری رہ گئی۔ [illegible] ایسا کوڑے کا
دکھایا کہ **ہائے ہاتھیا ہائے دیا**۔ اوسکی زبان پر تہا۔
اور دونون ہاتھ بدن سہلانے میں مصروف تہے۔ غرض
کہ کامل ۲۵ منٹ تک ہمارے ایلچی بہادر نے روسی لشکری کو
جنگلی کا ناچ نچایا۔ اور پہر گہوڑے کو [illegible] یہ جا وہ جا۔
لوٹ آیا۔ ہماری سرکار بہادر کے اقبال اور اوسکے افسرون
کی بہادری کے قائل ہو گئے ہونگے۔ کہ تلوار کا جواب
کوڑے سے دیا گیا۔ اور وہ بھی ایسا دندان شکن کہ
[illegible] سر دیا۔

انجمن اسلام کا رد و بدل

پارلیمنٹ کے اصول کے مطابق انجمن اسلام نے بھی
کابینٹ کا طریقہ اختیار کرنا چاہا ہے۔ چنانچہ اب اوسکی
یہ خواہش ہوئی ہے کہ اراکین جلد جلد بدلے جایا کرین
مگر اصل بنیاد کو کوئی ہلانا نہیں چاہتا یعنی سکرٹری وغیرہ
کا تبادلہ تو ہر دو سال بعد لازم کیا گیا ہے۔ مگر جناب
پریذیڈنٹ صاحب بعضے صدر انجمن جو آنریبل اوسیجی کے زمین
[illegible] مگر شکر ہے جائے خود
محمد علی بیٹھے جبتک انکی جناب ابدی مستعفی ہو گئے
تب تک آنریبل طیب جی کرسی صدارت پر نہیں گھس
سکتے۔ اونکے بعد پہر دہی ۵ مین [illegible] کی لڑائی
کیا گیا۔ بدقسمتی سے رنگ عامان کیسے کیسے۔ چنانچہ سال
جلسہ میں یہ بات طے پا گئی اور سکرٹریون کا تبادل و تغیر
ہی ہو گیا۔ ہمکو نہایت افسوس ہے کہ ایک قابل اور
ہمدرد قوم سکرٹری جناب قاضی کبیرالدین صاحب بیرسٹر
لا نے سکرٹریٹ سے ہاتھ خود دھو ڈالا۔ خدا کرے کہ
کوئی ایسا ہی قابل اور نیک ممبر انجمن کو مل جائے ورنہ
کارکنان تمام خوار شدہ کا معاملہ ہو جائیگا۔ انجمن کے
تمام فوائد کے متعلق بس ختم کیا گیا ہمکو یہی تعلیم کی بابت
کوئی بحث نہیں کرنی۔ اور اسکا فیصلہ اجلاس منتظمین کے
خیال سے نہایت ضروری ہے۔ ہماری رائے میں مدرسہ کی
تعلیم اس رنگ کی اختیار کرنی لازم ہے کہ ایکدم ہر گز
مخالفت کا موقع نہ رہے۔ اور اسکی معمولی وقت میں
سے ہی کوئی خاص وقت کیا جائے۔ اراکین انجمن اگر
چاہیں تو یہ کچھ مشکل نہیں ہے۔ انگریزی اور ساینس کے
لئے چار گہنٹے رکہے جائیں باقی اوقات میں کی دس
دس منٹ کم کر دئے جائیں۔ اور سب کی تعلیم جاری
ہو۔ اسکا طریقہ ہم بتائینگے کہ **مرج البحرین یلتقیان**
کا مضمون کیسے ادا ہو سکتا ہے۔ علاوہ ازین انجمن کے
دستورون میں سے بھی بعض اصول آئندہ جلسہ میں۔

سارا اعتبار کھو دیا

لارڈ کرزن بہادر جب ولایت سے چلے تہے یہی بات
کہہ گئے تہی کہ ہندوستانیون کی ہمدردی کا دم بھرنے
سب کو اپنا گرویدہ بنالونگا۔ وہ نامدب چالین قوم
میری پولیٹکل چالون کی تہ کو تو پہونچ نہ سکیگی اور
رعایا اور گورنمنٹ میں میری نیکنامی ہوگی۔ جب
لارڈ صاحب نے ساحل پر قدم رکھا تو اپنی پہلی ہی
اسپیچ میں بڑے زور کے ساتھ یہ ظاہر کیا کہ مجھے
ہندوستان کے ساتھ بہت بڑی ہمدردی
ہے اور اپنی زندگی اسکی بہبودی میں صرف
کرنے کو مستعد ہوں۔ ان باتون نے ہندیون
کے دل پر بڑا اثر کیا وہ سمجھے کہ اب ہماری قسمت
کہلی جو خدا نے ایسے گورنر کو ہمارا ہمدرد
بنایا۔ مگر اب نہ معلوم لارڈ کرزن کی مخالفت کا ہر
دماغ میں کیسے زیادہ پیدا ہو گیا ہے۔ وہ آج کل
ہر وقت ہر لحظہ ہر گہڑی مرمت ہندوستان
اور خصوصاً ہندوستانیون کی بہتری کے خیال
میں مستغرق رہتے ہیں اور اسکا ثبوت [illegible]
کابل کے مشن اور اوسکے نتیجون سے ظاہر
ہے کہ غریب ہندوستانیون کی [illegible] لارڈ صاحب
نے کسقدر مد نظر رکھا ہے۔ باوجود ان تمام باتون
کے رعایا اون سے روز بروز زیادہ بدظن ہوتی
جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ [illegible]
بہادر نے رعایا کی نظرون میں جو اعتبار کیا
تہا وہ سب زائل ہو گیا۔ لارڈ صاحب نے
جب یہ حال دیکہا تو اونہیں یقین ہو گیا کہ
خود ہندوستانی اپنی ترقی نہیں چاہتے چنانچہ
گذشتہ کی اجلاس کونسل میں آپ فرماتے
ہیں کہ لوگ خوش ہو کے خواہش ہی کیا کہ جنہیں بہلا
ہیں جس سے ظاہر ہے کہ لوگ گورنمنٹ اور اعلے

مسٹر آغا خان کا اسلام پر حملہ

جن لوگوں کو یورپ اور امریکہ کی تاریخ سے واقفیت ہے وہ جانتے ہیں کہ انہوں نے علمی ترقی کی ساری دنیا پر فوقیت ہے۔ مسلمان جو اس وقت سب سے زیادہ پیچھے ہیں [illegible] ہمدردی کی آڑ میں اسلام کی بیخ کنی [illegible] خیالات فاسد کا اظہار کر کے [illegible] کرتے ہیں چنانچہ ہز ہائینس آغا خان صاحب نے بمقام علیگڑھ صاف لفظوں میں یہ فرمایا کہ میں جانتا ہوں یونیورسٹی کے لئے ایک کروڑ روپیہ کی ضرورت ہے مسلمان اگر خیال کریں تو کوئی بڑی بات نہیں۔ مسلمانوں نے جس کا نام خیرات رکھا ہے اور اس نام سے وہ ہزاروں روپیہ فقیروں محتاجوں مسکینوں کی بھینٹ چڑھا دیتے ہیں یہ سارا علی گڑھ کالج کو چاہئے کہ اس فضول خرچی سے توبہ کریں اور علیگڑھ کالج کی بھینٹ کریں خیرات نہیں۔ تعجب ہے کہ مسٹر آغا خان جیسے [illegible] علاوہ ایک خاص گروہ کے قوم میں مشہور ہیں [illegible] دل شکن فقرہ کیسے نکلے جو باطنی [illegible] کہ شان ہے کہ مسلمانوں کی تمام خیالات [illegible] کالج میں [illegible] مگر ایسا حملہ اسلام پر انہوں نے کبھی نہیں کیا۔ خیرات کو فضول خرچی قرار دینا یہ مسٹر آغا خان کا ہی حوصلہ ہے۔ اگر ان کا کوئی ہوا خواہ اس اسپیچ کی [illegible] کہ نفس خیرات پر حملہ نہیں ہے بلکہ مصرف بیجا پر اعتراض ہے۔ یہ بھی [illegible] خیال ہے۔ اگر خیرات کی رقم کالج کی بھینٹ چڑھا دی جائیگی تو مسلمانوں میں جو ہزاروں [illegible] اپاہج مساکین ہیں کس کی جان کو [illegible]۔ اہل دول پر خیرات اسی بنا پر فرض کی گئی ہے کہ محتاج عزیز و اقارب اور یتیموں مسکینوں کی پرورش ہو کیا مسٹر آغا خان انکی کفالت کے ذمہ دار ہوتے ہیں؟

وائسرائے کی کانگریس پر پھٹکار

کانگریسی لوگ گو اپنی علمی لیاقت اور انگریزوں کے زعم میں سب سمجھتے ہیں کہ ہماری منطق کا بین کا بین ہے حضور وائسرائے کے کان تو ضرور کھڑے ہو جائیں گے وہ ہماری ضرور [illegible] تسلیم کریں گے جو کچھ ہو کہ اس شش و پنج میں تو ضرور پڑ جائیں گے کہ رعیت جو چیز ہے سلطان درست اس خیال کا عجب نہیں جو انکے دل پر خاص اثر پڑے اور وہ رعایا کے حقوق کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ مگر توبہ کریں [illegible] بہادر موم کی ناک نہیں کہ جدھر چاہا پھرا دیا۔ وہ اپنی ہٹ کے [illegible] اپنی ضد کے پورے ہیں۔ جو قانون باندھ دیا پتھر کی لکیر ہے جو رعایا پر بار ڈالا یا تقدیر کا نوشتہ ہے۔ ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے مگر کیا مجال جو قانون کا شکنجہ بال برابر بھی ڈھیلا ہو جائے۔

حضور وائسرائے ہندوستان میں [illegible] حکومت ترقی یا ولایت [illegible] افزونی جاہ و حشمت پائداری سلطنت کے لئے آتا ہے مگر حضور لارڈ کرزن ان معاملات میں مخصوص آدمی ہیں۔ آپکی پالیسی سختی کے نمونے کی سی ہے کہ [illegible] تمام چلن اپنی ہی طرف گرے۔ آپکو کئی قانون ایسی یادگار ہیں کہ رعایائے ہند ہمیشہ آپکو ٹھنڈا سانس بھر بھر کے یاد کیا کریگی۔

اس سال کانگریس نے ایک ولایتی مدبر ہوا خواہ ہند کو صدر بنا کر بہت کچھ جوش ظاہر کیا مگر وائسرائے بہادر نے بھی ایسی ہی خروش کے ساتھ اوسکی مخالفت بھی کر ڈالی۔ ایک اسپیچ کے ضمن میں آپنے صاف یہ فرما دیا میں خوب ہی [illegible]۔ چند شہرت پسند خود غرضی کی بنا پر ہمدردی رعایا کا غل غپاڑا مچاتے ہیں۔ رعایا کو ضرورت سے زیادہ حق طلبی پر کمربستہ کرتے ہیں۔ گورنمنٹ ضروری ضرورتوں کو خود دیکھتی ہے افسوس ہے کہ ناسمجھ اسکو نہیں سمجھتے۔ وہ نہیں سمجھتے تو سمجھیں [illegible] شور و غل کا کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔

آہ دہلی کا کیا چراغ بجھا

۱۳۲۲

یوں تو ہر حصہ دراز سے دہلی اجڑے دیار کے نام سے مشہور ہے مگر اسکا نام چند روشن طبع باکمال النفوس کے دم سے آفتاب نصف النہار کی طرح فروغ پر تھا افسوس ہے کہ اہل دہلی کی بدقسمتی سے دہلی کا آفتاب عروج گردش کے چکر میں آتا جاتا ہے۔ مسیحائے زمان جناب حکیم محمود خان صاحب کی رحلت نے دہلی کے آفتاب عروج کو دھندلا کرنا شروع کر دیا کیونکہ انکے بعد حاذق الملک جناب حکیم عبدالمجید خان صاحب راہی ملک بقا ہوئے انکے بعد حذاقت مآب جناب حکیم محمد واصل خان صاحب واصل بحق ہو گئے اب لوگوں کی نظر انتخاب استاد جہان حضرت فصیح الملک داغ دہلوی پر تھی۔ ہائے افسوس کہ حضرت داغ نے بھی مفارقت کا داغ دیا۔ اور ایسا داغ دیا جو ہمیشہ آبلہ بنا رہیگا اور داغ ماہتاب داغ آفتاب کو دیکھ دیکھ کے خون رویا کریگا۔ اور فی الحقیقت بقول حضرت میر [illegible] حضرت داغ اسی پایہ کے باکمال تھے کہ جنکی زبان کا سکہ ہندوستان پر ہی نہیں ممالک غیر پر بھی بیٹھ گیا تھا۔ یہ تو دنیا فانی ہے اور آپنے تخلص بھی اسی بنا پر داغ رکھا تھا مگر آپکو داغ کا جو کہ اسوجہ سے زیادہ ٹھیس پیدا کریگا کہ آپ کوئی نام کا چمکانے والا نہیں چھوڑا۔ مگر خیر نام لیوا تو ہزاروں ہیں۔

آپکی وفات حسرت آیات کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ آپ پر فالج گرا چند روز بعد کچھ صحت ہو گئی تھی مگر ۷ ذی الحجہ کو آپ نے غسل کیا اور ناشتہ کے لئے بیٹھے کہ دفعتہ فالج کے نزول نے لوٹ پوٹ کر دیا آخر عید الحج کی شب کو داعی اجل کو لبیک کہا عید کو [illegible] بعد نماز عید [illegible] مسجد [illegible] ہزاروں آدمیوں نے

معرکہ آرائی

صاحب قمار بازوں کی رسی دراز ہے

ایک مدت سے ہمارے ہر دلعزیز چھکا کھیلنے والے ہندوستانی انسس کی دوا - تیار کے بڑے تاریخ آنکھیں پھاڑ پھاڑ دیکھ رہے ہیں کہ اسی کمبخت چکہ تیجہ کی بدولت آئے دن سیکڑوں لاکھوں کروڑوں کا وارا نیارا ہوا رہتا ہے مگر کبھی نہ کبھی پولیس کا گھوڑا جیت جاتا وہ اب آئے۔ [illegible] کبھی گجتے ایک مرتبہ خود بھی چلے جاتے ہیں لیکن کوڑی سے کبھی کروٹ نہ لی کر ابھی بتیسی کھلکھلا آتی ہے افسوس انکو اپنی عزت - دولت - مذہب کے علاوہ حکومت تک کا خیال نہیں کہ حاکم وقت کا کیا حکم ہے اور ہم کیا کر رہے ہیں۔ وہ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی گھڑ تو گھڑتے خود بھی دیوار سے چپان ہو جاتے ہیں لیکن انکا سنگار ایک مرتبہ بھی ان کے دام میں نہ آیا کہ دو دن دو دن کے سونے کی چڑیا کر بھون کھاتے۔ پچھلے سال بھی قمار بازوں کا اکھاڑا عدالت کے روبرو کنگوٹی تک ہار چکا ہے (جیسے منزلے جرمانہ سے مستفید ہو چکا ہے) اور ہم ابھی اخبار کے ذریعہ [illegible] کے جوا باز پارٹی کو متنبہ کر چکے ہیں کہ خدا کے لئے اس بری عادت سے باز آؤ۔ یہ راجہ جی بہادر کی حکومت نہیں ہے جو تم دن دہاڑے جوا کھیلو گے بجائی ہو وارہ کرکے دوسروں کی کمائی مال مفت دل بے رحم کے مصداق یاروں میں گھولا گھونٹ بھائی میں گنوائی کرتے پھرو گے۔ یہ ہمارے دور اندیش منصف مزاج رعایا پرور گورنمنٹ انگلشیہ کا دور دورہ ہے۔ اس کے سایۂ عاطفت میں تم ہرگز بھی بری چال نہیں چل سکتے کیونکہ یہ ہر وقت تمہاری بھلائی کی خواستگار ہے تو بھلا کیسے ممکن ہے کہ وہ [illegible] نکتہ چینی کو روا رکھے۔ مگر [illegible]

جسقدر سرکار عالیہ نے تمہیں خرخشات و نجاست کے لئے جبر و تعدی کو روا رکھا تاکہ تم تمامی صفحات دنیا کو تباہ کر دو - لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی یا تمہاری بری عادتیں اور ترقی کرتی گئیں۔ یہ تمہاری بد نصیبی کا نتیجہ ہے۔

چنانچہ پھر جناب منشی محمد حبیب خان صاحب انسپکٹر [illegible] کو خبر ملی کہ فلاں مقام پر لنگوٹ بند [illegible] کا اکھاڑہ جمع ہے۔ اور خوب زور شور تھا پھیری ہو رہی ہے۔ یہ خبر ملتے ہی انسپکٹر صاحب موصوف فوراً سے پہلے مقام مقصود پر جا پہنچے۔ دیکھتے ہیں تو واقعی [illegible] کا بازار گرم ہے۔ ہر شخص بجائے خود نانی الحمد ہو رہا ہے [illegible] چل رہی ہے [illegible] کا شور بلند ہے۔ اس دھماچوکڑی اور گرم بازاری کو بخوبی دیکھکر انسپکٹر صاحب نے جو ڈانٹ بتائی تو چراغ گل پگڑی غائب۔ جو جس حالت میں تھا ویسا کا ویسا ہی دم بخود ہو کر رہ گیا۔ کرتے تو کیا کرتے نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن۔

آخر کار جناب نے ایک دو تین ایک دو تین تک گنتی گنی - سب [illegible] گرفتار [illegible] لئے اور ایک درجن گانٹھ لئے اور [illegible] وسامان عدالت صاحب کے روبرو پیش کر دیا "صاحب قمار بازوں کی رسی دراز ہے" [illegible] ہماری عدالت کب کی ایسی بھولی بھالی ہے جو گورنمنٹ ہندوستان کے قانون پیچ [illegible] کرا جا جاوے۔ [illegible] بھولے سے ادھر نکل آئے ہمارا ہے [illegible] سے بیل اور خصوصاً تحصیلدار صاحب بہادر کی عدالت پر [illegible] آپ تیل دیکھتے ہیں اور تیل کی دھار دیکھکر جب بیل کو پہنچتے ہیں۔ چنانچہ دودھ پانی جو اکٹھا ہو گیا تھا آپ نے اپنی دانائی سے علٰحدہ کرکے [illegible] روپیہ جرمانہ [illegible] پیش کرنے کو کہا [illegible] ادائی میں چالان [illegible]

مگر یہ جوار [illegible] روپیہ جرمانہ [illegible] کی [illegible] شہادت کے علاوہ پیش ہو گئے۔ [illegible] پر ہمارے گورنمنٹ بندوں نے اس سال بھی [illegible] کے سامنے ادائی [illegible] کیا؟ ہندوستان کے [illegible] سرکاری قانون کے خلاف عمل درآمد کرنے کا نتیجہ ابھی تک نہیں معلوم ہوا۔ اگر نہیں معلوم ہے تو اپنے [illegible] اخبار پنچ کو دیکھو اور سوچو!

راقم

قیامت نگار از کھنڈوہ

لیں نہ بعد مرگ بھی پہلو میں نے [illegible] ہا
میری آہ آتشیں [illegible] عشاق جس دنیا

مجنوں سے مجنوں دام [illegible] [illegible] مجنوں [illegible] دنیا [illegible] کے دامن پر [illegible] کے حقوق [illegible] چلکیاں لیں اور اشاروں میں [illegible] بیابان ہولناک [illegible] فرشتوں نے بھی [illegible] ہیں۔ عقل و خرد کو بیہوشی کے [illegible] انسان تو [illegible] اپنے افعال و حرکات سے معطل ہو جاتے ہیں۔ [illegible] آفتاب [illegible] کی وجہ سے زبان انبوں [illegible] نکل آتی ہے۔ دل کیا تمام جسم [illegible] کے [illegible] جلتے ہیں۔ حسرت و یاس کی [illegible] [illegible] ہو رہی ہے۔ ہر گز [illegible] کا ارتکاب کرنا چاہئے۔ مگر [illegible] سے عزت کیلئے

نصیب ہوئے [illegible] تب اس کا حسن اور کمال دوبالا ہوا [illegible] ٹوٹ گئے [illegible] خوف میں [illegible] ہو گیا [illegible] ہوں گے [illegible] نظر آئے [illegible] شہزادی کی ولادت کا مدعا حاصل کیا۔ جب [illegible] دیوانہ وار [illegible] پردہ نشینی سے [illegible] ریل گاڑی پر سوار ہو کر [illegible] حسرت [illegible] کانوں میں آ [illegible] عشق میں [illegible] جان [illegible] لگی [illegible] اس بیابان [illegible] مصیبت [illegible] حسرت [illegible] کالون [illegible] مجنون تھا نہ مجنون کا مضمون۔ [illegible] مصیبت [illegible] خوشی کا [illegible] شہنشاہ [illegible] خانی میں [illegible] حالت [illegible] فردوس [illegible] مسجد میں [illegible] اختیار کیا ہے [illegible] مستی میں [illegible] ہے۔

بلبل کی صورت زیادہ دلکش و شیرین ناز کی طرح جل جاتا ہے۔ جیسے بھوروں کے چہکنے کی آواز اعجاز مسیحائی سے بڑھ کر اپنے مسرت نصیب ناظرین کی نزوہ تازہ روح اور جہان امید میں کو معجزہ ہو کر شاد دکھائی ہے۔ نظر آنے لگا۔ چند قدم پر ایک حوض دکھائی دیا۔ جو نہایت صاف پانی سے جسکی لطافت و شیرینی اگر بیان کیجائے تو بلامبالغہ دو مین قلم سے سال ٹپکنے لگے۔ بیرا ہوا تھا۔ اس حوض کے اندر پانی کی سطح پر ایک خوشنما پھول جسکے بھوروں پر [illegible] منقوش تھا تیرتا ہوا نظر آیا۔ [illegible] کہ جسکے دیکھتے ہی مرجھا گیا۔ کچھ دیر بعد ایک عجیب پیدا ہوئی اور وہ مرجھایا ہوا پھول بکھر گیا۔ خدا جانے اوس آب لطف صفت میں کیا اسرار تھے کہ ہر ہرتی ہوئی اپنی صورت دکھلا دکھلا کر صانع حقیقی کی صنعت کا پورا اظہار کر رہی تھی مثل کاہ خشک جل جلکر اوس ورطہ فنا میں غرق ہو کر نیست و نابود ہو گئے۔

الراقم

عیب پوشش ہنر مین

بقلم

ذوالفقار رقم

ہاپڑ شریف کی مسجد

افسوس صد افسوس کہ متعلقان درگاہ نقیہ علی مخدوم صاحب (ہاپڑ بمبئی) اس درجہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں کہ کئی سال سے دیکھا جاتا ہے کہ مسجد کی ضروریات کی چیزوں کی طرف ذرا خیال نہیں کرتے یا تو کبھی مسجد سے [illegible] ہی خریدتا ہوگا یا حاجات بشری سے [illegible] ہمیں [illegible] میں [illegible] کے چلے آتے ہوں گے ورنہ مسجد جیسی متبرک جگہ جہاں پانچ [illegible] کی جہرمقدم مسلمانوں کی حاضری ہو اور کوئی منتظم اس حاضری میں اپنا نام نہیں لکھواتا۔ کیا عجیب ہے۔ اگر مصلیوں کی فہرست میں کسی ایک منتظم کا بھی نام ہوتا تو وہ ضرور بالضرور دوسرے کمیٹیوں کو اطلاع دیتا مگر معلوم ہوتا ہے وہ مثل کہیں نگینی ہو رہی ہے خانہ بیجا کے مرزوں کے رونے سے۔ اگر یہ مثل صادق ہو گئی ہے تو بس خدائی کارخانہ کا خدا ہی حافظ ہے۔ جبکہ اگلے منتظم مرحوم مغفور کے انتظام قیامت تک مستحق ثواب کر بھی گئے مسجد کو وسیع کیا۔ بادل پر حوض جداگانہ۔ مصلیوں کا تھا وہ جب کا آرام پہنچایا اور اب جو کار پردازوں میں نہ تو پاخانہ۔ غسلخانہ ہی تعمیر کراتے ہیں۔ نہ طہارت کے لئے لوٹا جو صفا بچھواتے ہیں۔ پاخانہ ہے تو کہیں بلا احصار بیابان ہے تو کہیں کھلا ہی پڑا ہے۔ نہ پاک پانی کی حفاظت نہ برتن جس سے صفائی ہو۔ ایک حوض ہے۔ تو وہ بھی منہ تکتا ہے۔ اور حاجات تمام ہوئی اور مصلی بشکل نیم طہارت سے متشکل بلکہ وہ مثل کتا ہوا چلا جاتا ہے۔ جوانمان کے سلسلے اندھیرا سنتے تو تھے مگر یہاں دیکھا۔ بڑے بڑے کام تو جب ہی نامہ کے انجام کو پہنچیں اور یہ چھوٹا سا مسجد خانہ ہو سکے۔ افسوس ہے۔ فوراً اپنا دل مسجد کے پاخانہ غسلخانہ میں جائیں اچھی طرح طہارت کرائیں۔ اور بس انتظام میں جلد مصروف ہو جائیں اور مستحق اجر جمیل ہوں۔

الراقم — غمگسار مصلیان۔ از بمبئی

بد انجام دعوت

بڑے افسوس کی بات ہے کہ بعض امراء بغیر سوچے سمجھے دعوت کا خیال کر بیٹھتے ہیں مگر اس کا باعث یہ ہی ٹھہرتا ہے چنانچہ حیدرآباد [illegible] کی [illegible] امرائے سید ہونے دعوت کے عزم میں [illegible]

گورنمنٹ کیمپ کا فوروں انتظام تحصیل کی معرفت کچہ ہونے دیا۔ آخر کار یا انجام یہ ہوا کہ تمام عملہ کی وہ لوگ کا منظور ہو سبب کم حیثیت لوگوں کو جو وقت پیش ہوئی وہ قابل ترحم تھی۔ تمام شب بیچاروں نے چیخ و غم کھا کر سحر کی۔ دوسرے روز دوسرے پڑاو پر پہنچ کر آذوقہ بہم پہنچا کر اپنی جان کو دعا سے سیر کیا۔

الراقم ایک صحرا نورد نامہ نگار۔

قطعۂ تاریخ وفات

اوستادی نواب مرزا خان صاحب داغ دہلوی المخاطب بہ جہان اُستاد بلبل ہندوستان ناظم یار جنگ دبیر الدولہ فصیح الملک مرحوم دیگر بر ہر دو مسدس محذوف از تصنیف کمترین حکیم محمد عماد الدین امروہی مقیم حال حیدرآباد دکن مالک کارخانہ مرو گرام واقع روڈ افضل گنج

فغان ماتم زا سبب حوادث — کز و خورد و شہ جہان لب شاد داغ
بلبل چو از شب بیکم غم شد — چو رفت از دار فانی تا گہان داغ
شد ہمہ زین جہان بیست محل — چو محل بستہ زین باغ جہان داغ

ہر دو مصرع ہر شتم مرگ اُستاد
فصیح الملک اُستاد جہان داغ

۱۳۲۲ھ

موسم گل میں اڑا دی تھی مگر گلچین نے
بلبلو بھاگو کہ گلشن کی ہوا پھرتی ہے

بالجبر کے ایسے تو بہ بچون کے بت دام پر سنگم و دو کی یعنی بتلا دیا۔ غفلت کے دفتر پر جو ہوشیار رسا گر کتے ہیں گو خراب کی وہ مدد ایسے بیچارے کو مشرقی ملک کے دونوں راتوں کے ہون بیج سے گزرتے ہیں ہر گز نہ فرامش کرتے تو اقبال فرمانے

ہاں وہ ویسی گائی کہ اپنے حسد و آبا کل و دیون میں شرارت کی آگ لگائی۔

جب پہنچے شہرت کی ضرب اس گستاخی پہ لگائی تو ان کے خوف سے مجنون کے شکم میں ایسی لہر پیدا ہوئی کہ کشتی زمین اپنی بنا تھیپٹر چرخ فلک چہارم پر قرص خورشید کی صورت بن کے نظر آئی اور اوسپر طرہ یہ کہ جب قرنے طعن سے سبحان اللہ کہا تو آفتاب روشن ضمیر نے چھپا کر ایسی ڈانٹ بتائی کہ قمر بیچارہ انہیں مارا بھاگا خدا کی شان پر جب پھیلا تو خدا باز بان کھاتا ہوا ملک ہند کی طرف روانہ ہوا۔ گر بقول شاعر

کرم کا کھانے والا انہیں

زمین پر بھی آفتاب پرستون کے ہاتھوں وہ بچہ کی کھائی کہ اسلام چھوڑ آبستی کی گردن میں طفل ابتر کی طرح منہ چھپانے لگا۔ جب ذرا ہوش ہوا اور کچھ بولنے لگا تو یہ مصرعہ اوسکی زبان سے نکلا۔ اے روشنی طبع تو بر من بلا شدی۔ اتنے میں ہمارے بچون کے بت نے بتایا کہ لین ہم لوگ بیچارے تو سد جو رہی تھے۔ تا نہ خبرون کی کا جرون کا تو کر اور خرمے کے جوش گنگا جلی کی بوتل شراب توڑنے کو حاضر کیا تو جوش ہو کر بول اوٹھا مانگ کیا مانگتا ہے۔ عنبر و تہد دیوانون کے لئے ایک رتی ہوش مانگ کر مجنون کی قبر فاتحہ کے لئے بھیجی۔ مگر ہندو پر خدا کی ستوار دیکھنے رحم کھا کر کسی دیوانے حافظ کی نذر کر ڈالی۔ دیوانے پن کا ذکر ہی کیا۔ اب جو ذرا ہوش سنبھالا۔ تو انسان اکی نظر میں کمند ناتراش دکھلائی دینے لگا۔ پھر کیا تھا آو دیکھا نہ تاو لیجے خاصی کتار بن گئے اور ایک ایک کرکے گلے خالی کرنے انہیں جو سیدھے تھے وہ ترش گئے اور جو اکرشنا ان تو

دو تر شرد ہو کر بول اٹھے ہم بھی اور بھی یہ میان دن جب تو گھبرا کر لوگون کو نئے نئے خجلت کے قہر سے دل کے دروغ بجنے اور جو کا نگر سے وا جوش پر آئی تو بس دہی سے چیخ چیخ کر یہ شعر سنایا اسے پسر لوح اباں بشستہ خاندان نبوتش گم شد

الراقم

تجارت میں فارواں دوست ہیں ساتھ

بقلم

فولادر مستم عبدالکلیم سری

ہندو آریوں کی دو دو چونچین

مسٹر ایڈیٹر پنچھا و ریچی۔ علیک سلیک بجو رہا تو رام رام سب بھیر پر حضرت کچھ خبر بھی ہے۔ کہ ایک بڑا بھاری مجھ سے چھوٹا پنڈت جو پیپ روم کے نگر جاتوں میں سے ہے دن سے شہر بھی میز آ دھمکا۔ جی کیون۔ واہ حضرت۔ آپکو معلوم نہیں۔ ابی حضرت وہ ہمیں شرما۔ کون کا نہ واہ آپنے بھی خوب کون کون لگائی۔ وہی جناب یہ وہ ہیں جو دیانند سرستی کے باوجی۔ کا یا پلٹ اور پھر چلا۔ سمجھے کہ نہیں۔ آنجہان کے آگے ناک رسر جتے کیا تھا کہ۔ سنو تو ہندو پروت جب سوامی جی کی غلطی خدا کے یہاں ہوئی کیونکہ ایک معاملہ میں رائے لینی منظور تھی۔ بس پھر کیا تھا۔ ہل کے بھاگون جھنکار شا۔ لگی آمدن میں چھو جہان دیکھو جہان سنو۔ بس ہمیں سے ہی تو ہیں حضرت وہ ہیں۔ جان گئے پہچان گئے۔ ان بانڈو ڈر تو چکے ہو گئے۔ بیل صاحب آپنے کیا چھپا یہ لیکن تب بھی نہیں سمجھے۔ اچھا اور دو گھان۔ و مسٹر کہدیجئے ابی حضرت تو ہٹ وہ دن حجت کر دو۔ تو ان سے آپکی گیل لگاد یہ پر کیا۔

خدا کی قسم سچ کہتا ہوں جیسے اب کبوتر [illegible]
لمبی ہے۔ غرض وہ دن بیچ میں نے بے [illegible]
کوئی یکلخت بیٹ میں [illegible] پریشان ہو جاتے
سب دل ہی والے کا شعر [illegible] مشکل
پیدا کئے ہیں۔ اب رخصت میں آئے کئی دن کے
[illegible] ہندوستان میں نہیں استانی
[illegible] تمام شہر میں کھلبلی مچی۔ ہم بھی [illegible]
[illegible] رخصت میں [illegible]
[illegible] خوشی [illegible]
[illegible]
[illegible] اخباروں میں پڑھا [illegible] معلوم [illegible]
[illegible]
[illegible] رخصت [illegible]
[illegible] باغ میں [illegible]
[illegible] کے بیچ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] میں پنڈت جی [illegible]
[illegible] بندہ تو [illegible]
[illegible] جاتے ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] آگیا [illegible]
[illegible] کان [illegible]
مجھکو تو ایسا معلوم ہوا کہ آجکل ہندوؤں میں
[illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible]
[illegible] بنگالی
[illegible] اور [illegible]
[illegible] میں [illegible]
[illegible]

[illegible] سے [illegible] پیسے کر [illegible]
کی ترکیب [illegible]
جیسے ہندوؤں میں مباحثہ [illegible] ترتیب
[illegible]
ایسا ہی پنڈت جی سوامی کی کتاب [illegible]
اور جیسے [illegible] رنگ [illegible]
کے ڈھنگ [illegible]
[illegible] جب پنڈت کا [illegible]
[illegible]
[illegible] کے سلسلے میں ہندوؤں کے
ایک [illegible] اون سے
[illegible] دوسرے روز آتے ہی [illegible]
پاؤں [illegible] معافی مانگ لی [illegible]
[illegible] کیا جاتا ہے [illegible] میں [illegible]
[illegible] پیچ کے [illegible]
مباحثہ [illegible] پنڈت جی [illegible]
[illegible] باتیں [illegible]
[illegible] جہاں ہندو [illegible]
جانے کی اجازت نہیں [illegible]
[illegible] پر مباحثہ ہو [illegible]
[illegible] ایک [illegible]
[illegible] گیا۔ آواز لگائی
[illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible] پنڈت [illegible] ایک
[illegible] اور ایک [illegible]
[illegible]

[illegible] ۔ اب ہم بھی
[illegible]

آپکا [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کسی [illegible]
[illegible] اگر تم [illegible]
گوارا نہیں کرتے ہو تو میں [illegible]
[illegible]
[illegible] سال [illegible]
پہلا دن تھا۔ ہر طرف [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] دوڑائے جاتے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] انہیں [illegible]
وغیرہ میں ایسا [illegible]
گیا۔ اس دن کا [illegible] نیا سال [illegible]
خدا اس سال کو تمہارے حق میں [illegible] مبارک
کرے [illegible] سال [illegible] رنگ [illegible]
مناؤ۔

[illegible] کے
ساتھ [illegible]
کے حق میں [illegible]
[illegible] مبارک [illegible]
[illegible]
[illegible] گا۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تحریر آتی بس جو ٹری فرانسیسی ۔ کیا نہیں بگیا ہو ۔ اسکو آپ ہی داخل فی الفور دیکھئے میں آپکی نسبت پہچان گیا ہوں ۔ اپنے یا دوں سے کے دوسرے سے دیگا ۔ اچھا تمنے کچھ کہا نہیں ہے کہ وہ ناکس بات کا ہے ۔ وسے سیفٹ آپکو یاد نہیں ہے ۔ میں نے سنت انی کی رپورٹ آرتھر فتح ہو جائیگا تو یہ وہ ناحاضر کروں گا تو کیا فتح ہو گیا ۔ آپ کیا سمجھتے ہیں ۔ یہ جاپانی جو ہے بڑے آفتی نکلے ۔ ان لوگوں نے ڈائنامیٹ سے پورٹ آرتھر کی دیواروں کا بھرکس اوڑا دیا ۔ آخرش جنرل سٹوسیل نے مرحبا ری کو سر بنڈ ۔ بول دیا ۔ ہپ ہپ ہرے ۔ ہپ ہپ ہرے ۔

بادشاہ جاپان کا حکم ہے کہ جنرل مذکور بہت ہی اعزاز کے ساتھ جاپان لایا جائے چلو بیڑہ پار لنگ بڑا جھنجھٹ کٹ گیا ۔ یہاں قصہ ہی تمام ۔ اب کسر ہے تو ویلاڈیوسٹاک کی ۔ اس کے لئے بھی میں نے ڈھائی دن کا وعدہ مان رکھا ہے ۔ انشاء اللہ سے ہی مردوں گا ۔

حاشیہ

ابو الکمال ولسیزی بہاری

مجموعہ صنائع نادرہ

منتخبات باقوی ہر دو جلد معہ فرہنگ ۔ قیمت ۱۲ محصول ڈاک ۲ مر منشی نبی باقت ٹھیکر محلہ بمبئی سے نقد قیمت یا بذریعہ ویلیو پے ایبل مل سکتی ہے ۔ درخواست میں پتہ صاف بخط نستعلیق رہنا چاہئے ۔

کارخانہ عطر فرحت المشام قنوج

ہر قسم کی روغنیات مل سکتی ہیں عطریات ورست ۳ روپیہ تولہ تک ۔ روغنیات ۸ سے ۳ روپیہ سیر تک ۔ مفصل فہرست طلب کرنے پر مفت روانہ ہوگی جو صاحب مال منگوائیں اپنا نام و پتہ صاف تحریر فرمائیں رجسٹری بنام حاجی قدرت اللہ عبدالغفور تاجر مالک کارخانہ عطر فرحت المشام قنوج بازار گنج متصل مدینہ مسجد ہونا چاہئے ۔

کوکشاستر

بمعہ اوصاف بخط اردو بالتصویر ہمارے یہاں ملتا ہے ۔ قیمت فی جلد ۸ر

المشتہر

برجباسی لال ۔ کتب خانہ نمبر ۲۰ ستیان گلی ۔ شہر جھانسی

زینت شباب

خضاب والوں کی من ترانیوں اور خضاب کی شکایتوں سے ابدولت کا ناک میں دم آگیا تھا ۔ کسی کی تو یہ شکایت تھی کہ چند ہی روز میں رنگ بھورا ہو جاتا ہے ۔ اور کسی کی یہ شکایت تھی ۔ کہ اگر ایک ہفتہ تک نہ لگایا جائے تو داڑھی شریفہ پہ ایسی خاک اوڑنے لگتی ہے کہ جیسے کسی کے چہرے پر دقیانوسی زمانہ کی پھٹکار پڑ گئی ہو ۔ اور یہ شکایت تو بالعموم تھی ۔ کہ شیشی نمبر اول کی ہر بار بھی نمبر اول کی ہے ۔ اول تو کالے

ہو جاتے ہیں ۔ اور دل بھر جاتے ہیں ۔ غرض یہ کہ ان شکایتوں نے بندہ کے دماغ کو چکرا دیا ۔ آخر عمر کے خور وبس فکر میں مستغرق ہو گئے ۔ مثل مشہور ہے ۔ جو بندہ یا بندہ ۔ خدا کے فضل سے کوشش میں کامیابی ہوئی ۔ ہمارے نسخہ کی تعریف جیسی بچوں اور غلطی میں کا کام ہے ۔ سا باز ماند جاتا ہے کہ اگر روپیہ کا بھی فائدہ ہو تو انشاء اللہ تعالیٰ بے بنیاد فقرہ اپنے منہ سے ہرگز نہ نکلے گا ۔ بلکہ ناظرین کے اطمینان کے لئے صرف اتنا لکھ دینا کافی ہوگا کہ یہ خضاب نمبر اول کی ہوبہو ہے ۔ بلکہ نہایت کم ہو گئی ہے ۔ اور یہ خوبی ہے کہ تمام خضاب سے ڈبل یعنی شیشی ایک ایک ونس کی ۔ اور قیمت ایک روپیہ ایک آنہ محصول ڈاک ایک روپیہ چار آنہ ۔

خضاب لاجواب

یعنی نوشاہ کا خضاب

اس سے افعال کے ہم ذمہ دار نہیں ۔ قیمت تین بکسوں کی دو روپیہ ۔

المشتہر

منیجر پنچ بہار

خضاب زینت شباب

کا نمونہ مفت بھیجا جاتا ہے ۔ تین ٹکٹ بھیجے جائیں ۔

منیجر پنچ بہار

تعلقات [illegible] وفات [illegible] بابت [illegible] ملک
[illegible] ہندوستان [illegible] شاعر [illegible]
[illegible] خطیب [illegible]
[illegible] سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

سیر العارفین مترجم اردو

اس کتاب فارسی میں مصنفہ [illegible]
[illegible]
[illegible] خطاب [illegible] سے [illegible]
[illegible]

کیا ایران میں شیعہ بھی ہوتے ہیں؟

[illegible]
[illegible] ہے کہ [illegible]
[illegible]
[illegible] ایک شیعہ [illegible]
[illegible]

جاسوسوں کی رپورٹیں

ایک دوسرا بڑا اسیر [illegible] ۲۰ فروری [illegible]
کا ہے جو [illegible] جاری ہوا ہے۔
روٹر کا نامہ نگار [illegible] اطلاع دیتا ہے کہ
[illegible] اسٹیشن کی حالت بہت خطرناک ہو رہی
ہے۔ وہاں کے باشندے بہت جلد بھاگ رہے ہیں
[illegible] ۱۹ فروری کو ایک جرمن اسٹیمر [illegible]
کے [illegible] نامی ایک بندرگاہ میں پہنچی وہ یہ خبر
دیتا ہے [illegible] ولادیواسٹک کے بندر
سے روانہ ہوئی [illegible] جہاز [illegible] درست
ہو گئی تھی۔ [illegible] کا درست ہونا باقی ہے
علاوہ اسکے ولادیواسٹک کے بندر میں [illegible]
[illegible] تجارتی جہاز تھے۔
روسی [illegible] کا قیام گاہ ولادیواسٹک
[illegible]
ہے کہ [illegible] جنگ بند
کر دیگا ہے۔ اس سے [illegible] کا خاتمہ ہونے
کی کامل امید ہے۔
[illegible] خبر دیتا ہے کہ [illegible]
کی طرف ایک چھوٹے جاپانی لشکر کو [illegible]
ہونا پڑا۔ گر وہ [illegible] پہلے بڑی [illegible] اپنا
بچاؤ کیا۔ لیکن زیادہ زخمی ہونے کے باعث انکو
[illegible] ہونا پڑا۔ لیکن ظالم روسیوں نے انھیں
بڑی بیرحمی سے مار ڈالا۔
پورٹ آرتھر کا قبضہ جاپانیوں نے جنرل
[illegible] سے لیا تھا۔ اسلئے گرانڈ ڈیوک [illegible] نے
جنرل مذکور کو سخت ملزم ٹھہرایا۔ اور کہا کہ جنرل
مذکور کو اپنے ملک میں آنے پر اپنے [illegible]
چلن کا [illegible] جواب دینا پڑیگا۔ اور یہ بھی
کہا کہ اب جاپان سے بغیر [illegible] کے [illegible]

[illegible] کی شکست [illegible]
[illegible]
[illegible] کے جواب میں [illegible]
[illegible]
[illegible] ہندوستان [illegible]
[illegible] کے لئے اسلئے یہ خرچ ہندوستان
ہی سے لیا جاویگا۔
تار [illegible] رپورٹ کرتا ہے کہ [illegible]
کا [illegible] جاپانی لشکر کو [illegible]
[illegible] جاپانی لشکر کی بہت [illegible] اور انہوں
نے انکو بھگا دیا۔
جنرل [illegible] کا اسسٹنٹ سکرٹری رپورٹ
کرتا ہے کہ جاپانی لشکر نے [illegible]
[illegible] گولے برسائے۔ [illegible] توپیں
[illegible] جاپانیوں [illegible] روسیوں سے
چھینی تھیں۔ انکی حالت زبردست ہے۔
[illegible] سرکاری کارخانہ [illegible]
معمول سے زیادہ کام دینا نہیں چاہتے [illegible]
مزدوروں نے کام چھوڑ دیا تھا۔ مگر اب [illegible]
خبر ملتی ہے۔ سب کے سب کام چھوڑ بیٹھے
[illegible] ہتھیار [illegible]
والوں نے بھی ہڑتال [illegible]
بے سود ٹھہری۔
[illegible]
بھی ہڑتال کر دی۔
تبت کے معاہدہ کے متعلق گورنمنٹ
[illegible] سے گفتگو کرنے کے لئے [illegible]
[illegible] کلکتہ [illegible] گیا ہے۔ [illegible]
سے انکا استقبال کیا۔ گورنمنٹ ہند [illegible]
کرنیکے بعد [illegible] جائیگا۔ اور [illegible] حالت
کا خود معائنہ کر کے [illegible] دیگا۔

[illegible]

پولیس کمیشن کی رپورٹ ... ہندوستان ... صاحب ۱۰

مارچ کو ہندوستان پہنچیں گے۔

حضور وائسرائے نے کانووکیشن لکچر میں اہل ہند کو جو ٹاکہا اسپر عالمگیر اعتراض جلسہ کرینگے۔ یہی تجویز ہے کہ حضور شاہ قیصر ہند سے شکایت کیجائے کہ نائب السلطنت کو کیا ہو گیا ہے۔ خوف ہے کہ تعلیم یافتہ دنیا کے دل سے لارڈ کرزن کا اعتبار جاتا رہے۔

یکم مارچ ... ہی سے مہابلیشور تک موٹر کار کا سلسلہ آمد و رفت یکم مارچ کو شروع ہو جائے گا۔

کونسل واضع قوانین ہند کا اجلاس جمعہ کو ہونا تھا یکم اپریل پر ملتوی کیا گیا۔

کلکتہ کے بھارت مِتر اخبار پر نالش ہرجانہ ۱۰ ہزار کی دائر ہے۔

سال گذشتہ کو حضور نظام نے سرور نگر میں دکٹوریہ یتیم خانہ اور ٹکنیکل سکول کھولا ہے۔

رانچی سے ٹنگو تک ایک ہلکی ریلوے بنانیکا حکم گورنمنٹ نے دیدیا ہے۔ ۴۳ میل ہے۔

چوہوں کو نابود کرنیکے لئے ایک لاک کا تجربہ ہو رہا ہے۔ بمبئی کے گودام میں جہاں چوہے بکثرت تھے لاک کے دو ہزار ٹکڑے رکھے گئے جنمیں سے صرف ۲۰ بچ رہے۔ باقی سب چوہوں نے کھا لئے اور مر گئے۔ ایسٹ انڈیا ریلوے اپنی کل لائن پر اسکو استعمال کرنا چاہتی ہے۔ بعض جگہ مقامات پر بھی اسکا تجربہ کامیابی کے ساتھ ہوا۔

بینک بنگال شاخ رنگون سے ہزار ہزار روپیہ کے ۱۰ نوٹ غائب ہیں۔ خزانچی کہتا ہے کہ میں نے ۲۳ نوٹ دربان کو مہر لگانے کیلئے تو دئے تھے۔ دربان کا بیان ہے کہ نوٹ میں نے شمار نہیں کئے تھے جسقدر مجھکو دئے گئے تھے اونپر میں نے مہر لگا کر خزانچی کو واپس کر دئے تھے۔

کراچی میں وکیلوں کی کمی بختی کے ساتھ محسوس ہو رہی ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وکلا کی عدم موجودگی کی وجہ سے جج یا اسسٹنٹ جج ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہتے ہیں۔

۳ فروری کو سکہ رائج الوقت کا حساب تھا۔ جاری نوٹ ۴۰ ۳۱۲ ۳ ۲ ۳ روپیہ چاندی کا ذخیرہ ۲۹ ۲۲ ۲۳ روپیہ سرکاری ضمانتیں ۹۹۹۹۹۹ ۹۸ سونیکا ذخیرہ ۱۰۰ ۲۲ ۲۰ ۱۰۰ روپیہ

اپریل سے جنوری گذشتہ تک دس ماہ میں ہندوستان میں کل محاصل کی مقدار ۵۰ کروڑ ۲۰ لاکھ بمقابلہ ۴۸ کروڑ ۳۰ لاکھ اسی زمانہ سال گذشتہ کے ہے اسمیں محصول نمک شامل نہیں ہے۔ ریلوے کی خالص آمدنی ۲۰ کروڑ ۷ لاکھ بمقابلہ ۱۹ کروڑ ۷۹ لاکھ سال گذشتہ کے ہوئی۔

آیندہ سال گڑھوال اور کمایوں کی چھاؤنی میں عظیم فوجی نمائش ہوگی۔ اس میں ۲۰ ہزار گورا کالا سپاہ شریک ہونیکا ارادہ رکھی ہے۔ اس خبر کی اخبار انگلشمین تائید کرتا ہے۔

ناسک کے سشن جج نے ایک ۱۱ سالہ ہندو لڑکی کے قتل عمد کے جرم میں تین ہندو عورتوں کو سزائے موت سنائی۔ اور چوتھی عورت کو اعانت جرم کی پاداش میں حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی۔ چاروں عورتیں پردہ نشین ہیں۔ وہ جیل میں ڈالی گئیں۔ اگر ہائیکورٹ اس فیصلہ کو منظور رکھیگی تو کل مجرمان کو پھانسی دیجائیگی۔ اور تینوں عورتوں کو پھانسی دیدیجائیگی۔

سٹیمر کرشمین نے جو کلکتہ سے جا رہا تھا ہانگ کانگ کو جانیوالے کولیمبو کے جہاز کانگال کو پورٹ سعید میں ٹکرا کر اوسے غرق کر دیا۔

حضور وائسرائے نے یونیورسٹی کانووکیشن پارلیمنٹ میں کہا کہ ہم قیمت پر صرف سوا کروڑ روپیہ صرف ہوا ہے۔ اور یہ خرچ ہندوستان کو بہت ہی ہونا ہوگا کیونکہ یہ مہم اپنی حالت میں شروع کیگئی تھی۔

یونیورسٹی بل کی تقریر میں لارڈ کرزن نے کہا کہ اسکی مخالفین اصل بدخواہ سرکار ہیں۔ وہ یونیورسٹی کے قانون کی راہ میں خواہ مخواہ روڑا اٹکاتے ہیں۔

پنجاب میں مسلسل بارش اور کہرہ سے فصل کا ستیاناس کر دیا ہے۔

کلکتہ کے اخبار انگلشمین نے مہاراجہ مدراسی سے معافی مانگلی خرچہ قبول کیا۔ مقدمہ اٹھا لیا گیا۔

مقدمہ ... آگرہ میں بردبان ... کو ۵۰۰ روپیہ جرمانہ شاہی تجارت یہ ہوئے اور ایک کو ایک ماہ قید کی سزا ہوئی۔

درہ گومل کے پار کی چوکی پر ایک اور افسر انگریز سے ہلاک کیا گیا۔

لفٹننٹ کرنل ہارمن کمانڈر رجمنٹ جنوبی وزیرستان کی فوج کے پٹھان سپاہی نے مار ڈالا۔ شام کے وقت سپاہی مذکور خنجر لیکر کوارٹر میں آیا۔ کرنل مذکور خود بڑھے کہ سبب آنیکا دریافت کریں مگر اوسنے خنجر بھونک دیا۔ کپتان ہاڈسن نے فوراً قاتل کو پکڑ لیا۔ زخم ایسا کاری تھا کہ کرنل موصوف تھوڑی ہی دیر بعد چٹ ہو گئے۔

ہائیکورٹ کلکتہ میں مسٹر جی فارسٹر نے مسٹر ایس ٹریمن اخبار کیپٹل کو ہتک عزت پر نالش دائر کی ہے جسکا ... مجسٹریٹ جوٹ ہے۔ کیپٹل نے لکھا تھا کہ اوسکی ... انگوٹھی مسٹر کی دیکھی تھی۔ یہ انگوٹھی بطور رشوت بھی اخبار مذکور دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء میں تھا۔

مطبع حمیدی واقع بھٹی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و اڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا